Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹

(ایڈیٹر) نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد نمبر ۷۴/۳۹ | ہفتہ ۹ شعبان ۱۴۰۹ھ، ۱۸ امان ۱۳۶۸ ہش ۱۸ مارچ ۱۹۸۹ء | نمبر ۶۵

کامل ہدایت

• تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر ہے اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔

• قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی وہ سب کچھ قرآن شریف بیان کر چکا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ)

ارشاداتِ عالیہ

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بدیوں سے بچنے کا مرحلہ تب طے ہوتا ہے جب خدا پر ایمان ہو پھر دوسرا مرحلہ یہ ہونا چاہیئے کہ ان راہوں کی تلاش کرے جو خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں نے اختیار کیں۔ وہ ایک ہی راہ ہے جس پر جس قدر راستباز اور برگزیدہ انسان دنیا میں چل کر خدا تعالےٰ کے فیض سے فیضیاب ہوئے۔ اس راہ کا پتہ یوں لگتا ہے کہ انسان معلوم کرے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۳۹)

"اصل بات یہ ہے کہ انسان کی فطرۃ میں ایک بات موجود ہے کہ ہنسی کے مقام پر ہنس پڑتا ہے اور رونے کے مقام پر رو بھی پڑتا ہے اور ان سے مناسب موقع پر ایک لذّت بھی اٹھاتا ہے۔ مگر یہ لذّت کوئی روحانی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ کوئی کسی عورت پر عاشق ہو جاتا ہے اور اپنے عشق ہی میں اس کے ہجر کے شعر بنا بنا کر خوش ہوتا ہے اور روتا ہے۔ انسان کے اندر ایک طاقت ہے خواہ اس کو محل پر یا بے محل استعمال کرے۔ پس اس طاقت پر ہی بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت اس لیے رکھی ہے کہ سچے سائل محروم نہ ہوں۔ جب یہ برمحل استعمال ہو تو انکے لیے آنیوالے روحانی مدارج کا ایک مقدمہ ہو اور یہ موتی کا کام دے ——— غرض یہ امور کہ کبھی رو پڑنا اور کبھی دنیا کی دوسری چیزوں اور تعلقات سے انقطاع کرنا یہ عارضی ہوتے ہیں۔ ان پر اعتبار کر کے بے دست و پا نہ بنے۔ وہ امور جن پر سچی معرفت کی بنا ہے یہ ہیں کہ وہ خدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے اور مصائب اور مشکلات کے دریا میں ڈالا جائے تب بھی ہرگز نہ گھبرائے اور قدم آگے ہی بڑھائے۔ اس کے بعد اس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے۔ اور یہی سچی نعمت حقیقی راحت ہوتی ہے۔ اس وقت دل میں رقّت پیدا ہوتی ہے۔ مگر یہ رقّت عارضی نہیں ہوتی بلکہ سرور اور لذّت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ رُوح پانی کے ایک مصفّٰی چشمہ کی طرح خدا کی طرف بہتی ہے۔ مدّعا یہ ہے کہ سمندر سے پہلے ایک سراب آتا ہے وہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے۔ جو سراب کو دھوکا سمجھ کر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ ناکام اور نامراد رہتا ہے لیکن جو ہمّت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے وہ منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴۰-۲۴۱)

اگر واعظ سوال کرتا ہے تو کیا تمہیں خبر نہیں کہ تمہیں تو یہ حکم دیا (کہ کسی سائل کو ردّ نہ کرو۔ ناقل) اور سائل خواہ گھوڑے پر ہی سوار ہو کر آیا ہو پھر بھی واجب نہیں کہ اُس کو ردّ کیا جاوے۔ تیرے لیے یہ حکم ہے کہ تو اسکو جھڑک نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ نے اس کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ سوال نہ کرے۔ وہ اپنی خلاف ورزی کی خود سزا پالے گا۔ لیکن تمہیں یہ مناسب نہیں کہ تم خدا تعالیٰ کے ایک واجب العزّت حکم کی نافرمانی کرو۔ غرض اس کو کچھ دے دینا چاہیئے اگر پاس ہو۔ اور اگر پاس کچھ نہ ہو تو نرم الفاظ سے اس کو سمجھا دو۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۷)

• — ایک مخلص احمدی نوجوان مکرم سید صالح محمد صاحب ابن مکرم سید بشیر احمد صاحب آف پھگلہ مانسہرہ کو کالج کے داخلہ فارم میں اپنا مذہب "اسلام" لکھنے کی بناء پر احمدیت آرڈی نینس کے دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت ای اے سی مانسہرہ نے ۱۲ مارچ ۱۹۸۹ء کو ایک سال قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ سزا کے اعلان کے بعد موصوف کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس فیصلے کے خلاف سیشن کورٹ میں اپیل کی گئی۔ سیشن نے ایک لاکھ روپے کی ضمانت قبول کر کے مکرم سید صالح محمد صاحب کو رہا کر دیا۔ مکرم صالح محمد صاحب ایف اے کے طالب علم ہیں انہوں نے ۱۹۸۵ء میں جب کالج میں داخلہ لیا تو ان کے فارم پر مذہب کے خانے میں "اسلام" لکھا گیا۔ ۱۹۸۷ء میں ان کے خلاف سی ۲۹۸ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ اس میں ان کو اب یہ سزا سنائی گئی۔ جب انکو ۱۹۸۷ء میں گرفتار کیا گیا تو ان کو لگ بھگ چالیس دن جیل میں گذارنے پڑے۔ بعد ازاں ضمانت سیشن جج نے قبول کر لی۔

• — سید محمد امین شاہ گردیزی جو بیرونِ پاکستان ایک جماعت کے صدر ہیں راولپنڈی ہسپتال میں داخل ہیں اور ۱۸ مارچ کو ان کا دل کا بائی پاس اپریشن ہو رہا ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال ثانی)

جامعہ نصرت کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں جلسہ تقسیم اسناد بی۔ اے بابت سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء مورخہ ۲۸/۳/۱۹۸۹ کو ۱۰ بجے کالج ہال میں ہو رہا ہے۔ مورخہ ۲۷/۳/۱۹۸۹ کو ریہرسل ۲ بجے ہوگی جس میں تمام طالبات کی حاضری لازمی ہے۔ ریہرسل میں حاضر نہ ہونے والی طالبہ کو جلسہ تقسیم اسناد میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ امان ۱۳۶۸ہش — ۱۸ مارچ ۱۹۸۹ء

اللہ تعالیٰ کا شکر۔ اور دعا

ہفتہ عشرہ کے بعد سے لے کر سال رواں کے آخر تک تمام ایام احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے ایام ہیں۔ نام ہی سے ظاہر ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ شکر ادا کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا۔ جس نے احمدیت کے سو سال نہایت کامیابی سے پورے کیئے۔ ہمارا قدم آگے سے آگے بڑھتا رہا۔ ہم ترقی پر ترقی کرتے رہے۔ ہم ایک سے ایک کروڑ ہو گئے۔ ہم ایک چھوٹے سے گاؤں سے نکل کر ملک کے شہروں اور قصبوں تک پہنچے۔ اور پھر ملک کے باہر بڑھنے شروع ہوئے تو اب تقریباً سوا سو ملکوں میں موجود ہیں۔ ہم نے اخبارات چھاپے۔ ہم نے رسالے جاری کئے۔ ہم نے کتب تصنیف بھی کیں اور دنیا بھر میں پھیلائیں بھی۔ ہم نے بیوت الذکر بھی تعمیر کیئے اور مربیوں کے رہنے کے لئے گھر بھی۔ ہم نے سکول بھی کھولے اور کلینک بھی۔ فہرست یہی ہے۔ کوئی کہاں تک گنوائے۔ دوست بھی جانتے ہیں اور غیر دوست بھی۔ دیکھا آپ نے۔ ہم نے دشمن نہیں کہا غیر دوست کہا ہے۔ کیونکہ ہم تو کسی کو اپنا دشمن سمجھتے ہی نہیں۔ کوئی اپنے آپ کو ہمارا دشمن سمجھے تو یہ اس کی مرضی ہے۔ لیکن وہ بھی کب تک۔

ان تمام باتوں کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ صبح و مسا شب و روز اور شکریہ ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر بھی نظر رکھنی ہے کہ شکریہ ادا کرو گے تو اور بھی زیادہ دوں گا۔ نظر اس لئے رکھنی ہے کہ اور بھی زیادہ لینے کے لئے ہمیں اپنے آپ کو اس قابل بنانا ہے۔ کہ ہم اور لے سکیں۔ اور اس طرح قابل بننے کے لئے بھی اس سے مدد مانگنی ہے۔ دیکھا آپ نے خدا سے لیا۔ مزید لینا ہے۔ اور لینے کے لئے اپنی کمزوری کو ڈھانپنے اور مزید لینے کے لئے دعائیں کرنی ہیں۔ پھر اور ملے گا تو اور زیادہ دعائیں کرنی ہیں۔ کیا حسین دائرہ ہے۔ جشن تشکر تو اس دائرہ پر ایک نقطہ ہے۔ جو پھیلتا ہے اور دائرہ بن جاتا ہے۔

آیئے ہم شکر ادا کریں اور ادا کرتے ہی رہیں۔ اے خدا تو ہمیں توفیق دے۔

انساں سے محبت ہے خدا ہی سے محبت
یہ ہم کو سبق دیتی ہے انساں کی فطرت
اللہ نے انسانوں کو آل اپنی کہا ہے
پھر کیسے روا رکھے کوئی ان سے عداوت

——— ابو الاقبال

غزل

زندگی کا چراغ روشن ہے
احمدیت کا باغ روشن ہے

روشنی سے جسے بھی نسبت ہے
اس کا دل اور دماغ روشن ہے

مئے عرفاں ہے خود درخشندہ
آج جام و ایاغ روشن ہے

بجھ گئے تھے دیئے وہ روشن ہیں
کیونکہ اپنا چراغ روشن ہے

سوئے مغرب طلوع ہوا سورج
روح و ریحاں کا باغ روشن ہے

ان کے چہرے کی روشنی دیکھو
زندگی کا سراغ روشن ہے

بھولے بھٹکے جو ہیں وہ آئیں گے
کیونکہ ان کا دماغ روشن ہے

چرکے کھائے ہیں اس قدر میں نے
دل کی دنیا کا داغ روشن ہے

.... شیخ عبد القادر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

عیسائیت کو خطرات

دسمبر ۱۹۶۰ء میں پاکستان ٹائمز کے میگزین سیکشن میں سیسل نارتھ کاٹ کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ اسمیں بین المذاہب تقابل کا ذکر کر کے انہوں نے کہا کہ

آزادی کی آمد آمد کے ساتھ عیسائیت کو خطرے بڑھ رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اسلام اور عیسائیت میں داخل ہونے والوں کی نسبت دس اور ایک ہے۔ یہ نسبت تھی یا نہیں۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں اگر انہوں نے یہی اندازہ لگایا تھا تو ٹھیک ہے وہ اس کا حق رکھتے تھے آخر عیسائیوں کی کوششوں کو مزید تیز تر کرنے کے لئے اس سے بہتر مقابلہ کی کیا صورت تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ آزادی کی آمد آمد اب عیسائیت کو بہت بری طرح متاثر کر رہی ہے۔ لوگ اپنے آباؤ اجداد کی رسوم کی طرف زیادہ میلان رکھتے ہیں اور باوجود اس کے کہ انہوں نے یورپین قوموں کے تہذیب و تمدن کو اپنا لیا ہے۔ وہ پھر بھی پرانی رسوم کو اپنی زندگی میں واپس لانا چاہتے ہیں۔ غانا میں وہاں کے صدر کورے نکرو ماکو ایسے لوگ OSAGYE F کے لقب سے پکارتے ہیں۔ عام طور پر اس لفظ کے معنی لیڈر یا فاتح کئے جاتے ہیں لیکن یہی لفظ منجی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور اس حوالے سے وہ حضرت مسیح ناصری کو بھی اسی لقب سے پکارتے ہیں۔ غانا ہی میں ملک کے اندرونی حصوں میں لکھے پڑھے لوگ بھی بپتسمہ کی بجائے اپنے طور طریقے استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ عیسائی پادری ایسی باتوں پر انہیں زجر و توبیخ کرتے ہیں۔

عیسائیت کے زیر اثر بھوت پریت سے متعلق جملہ خیالات بیک گراؤنڈ میں جا چکے تھے لیکن اب پھر لوگوں نے اسے اپنے آباؤ اجداد کا مذہب سمجھ کر اپنانا شروع کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب ہر وہ بات جسے وہ اپنے آباؤ اجداد کی طرف منسوب کر سکتے ہیں اسے واپس لا کر زندہ کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو اس میں خاصی دلچسپی پیدا ہو رہی ہے کہ ان کی بھولی بسری باتیں واپس آنے لگی ہیں۔ اگرچہ ابھی تک پرانی باتوں اور نئے طور طریق میں ایک قسم کی کشمکش جاری ہے۔

نارتھ کاٹ کہتے ہیں کہ میں ابھی ایبو کے شہر اونیشا سے واپس آیا ہوں۔ یہ مشرقی نائجیریا کا ایک شہر ہے۔ یہاں آج سے سو سال قبل چرچ مشنری سوسائٹی (لندن) نے پہلی بار عیسائیت کو متعارف کروایا تھا۔ آج وہاں دو بہت بڑے کیتھیڈرل موجود ہیں۔ ایک اینگلیکن اور دوسرا رومن کیتھولک۔ یہ دونوں عمارتیں دریائے نائجر کے کنارے پر اپنی خوبصورت اور مضبوط تعمیر کی لوگوں سے داد حاصل کرتی ہیں۔ مشرقی نائجیریا میں ۹۰ فی صد پرائمری اور ثانوی سکول عیسائی مشنوں کے ہیں جہاں تک اینگلیکن مشنوں کا تعلق ہے وہ بیرونی تحفظ اور نظام سے آزاد ہو چکے ہیں اور آزادانہ طور پر اپنے مشن چلا رہے ہیں۔ ان باتوں کا مشاہدہ کرنے والے عیسائیوں کو اس بات سے متنبہ کر رہے ہیں کہ مغربی افریقہ میں آئندہ انہیں بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔ گزشتہ ایام میں جو نوجوان عیسائی سکولوں سے فارغ التحصیل ہوتے تھے وہ اپنے آپ کو پادری بننے کے لئے پیش کیا کرتے تھے۔ آج کل اتنی زیادہ پرکشش چیزیں موجود ہیں کہ وہ یا تو حکومت کے دفاتر میں یا تجارتی مراکز میں کام کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ خطرہ تو ابھی پیدا نہیں ہوا کہ عیسائیت کی تنظیم اور حکومت کا آپس میں ٹکراؤ ہو جائے۔ لیکن وہ دن دور نہیں جب ایسا ہونے لگے گا۔

مثال کے طور پر غانا کو لیجئے۔ جوں جوں غانا کے لوگ اچھے عہدوں پر فائز ہوتے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کی وفاداریوں کا تقاضا کرتے ہیں۔ لوگ عیسائیت سے اپنی وفاداری کو ڈھیلا پڑنے دیتے ہیں اور حکومت یا ان عہدہ داروں کی وفاداری کا دم بھرنے لگتے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ عیسائیت کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا پڑے گا۔ اور حکومتی تحفظ اور امداد کی طرف سے اپنی نظریں ہٹانی پڑیں گی۔

اسی مضمون میں سیسل نارتھ کاٹ نے احمدیت کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ

"سیرالیون میں یہ جماعت پورے زور سے اپنا کام کر رہی ہے۔ اور سارے کے سارے سیرالیون کو احمدی بنانے پر تلی ہوئی ہے"۔ وہ ایک دفعہ پھر بات کو دہراتے ہوئے کہتے ہیں۔

"مقامی لوگ اب ایسے عہدوں پر فائز ہو رہے ہیں جہاں انہیں لوگوں کی وفاداریوں کی ضرورت ہے اور لوگوں کے دلوں میں عیسائیت کی ہمدردی اور کشش کم ہو رہی ہے۔ اور وہ حکومت کا ساتھ دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تبدیلی کی ہوا چل پڑی ہے اور دیکھنا یہ ہے کہ حکومت کی طاقت کی چھتری کے ہٹ جانے کے بعد عیسائیت کیا کچھ کر سکتی ہے"۔

یونائٹڈ چرچ آف کینیڈا

یونائٹڈ چرچ آف کینیڈا نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں اس بات کی سفارش کی گئی ہے کہ غیر فطری فعل کے مرتکب ہونے والوں کو بھی پادری بننے کی اجازت ملنی چاہیئے۔ کچھ عام پادری جو دکھائی دینے میں بالکل عام آدمیوں کی طرح ہیں یعنی سوٹڈ بوٹڈ ہیں۔ زبان بڑی شائستہ بولتے ہیں۔ اخلاقی لحاظ سے ان پر انگلی نہیں رکھی جا سکتی وہ اس تجویز کے خلاف ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ احتجاج اس تنظیم میں ایک انقلابی صورت پیدا کر دے گا۔ یہ اپنے آپ کو کمیونٹی آف کنسرن (community of concern) کہتے ہیں۔ جب انہوں نے سنا کہ ان کی تنظیم نے وہ رپورٹ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے شائع کی ہے تو ان میں جذباتی ہیجان سا پیدا ہوا۔ اور انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اس کی مخالفت کریں گے۔ جو رپورٹ شائع کی گئی ہے اس کا ٹائٹل "عیسائیت کی افہام و تفہیم جنس اور زندگی کے طور طریقے اور پادری کے فرائض" ہے۔ یہ رپورٹ اپنی تنظیم کو اس بات کی تلقین کرتی ہے کہ غیر فطری فعل کے مرتکب ہونے والوں کو پادری بنانے کے لئے تنظیم کے دروازے کھول دینے چاہئیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ انسان چاہے فطری قویٰ کا حامل ہو یا غیر فطری یہ سارے لائف سٹائل ہیں۔ زندگی کے مختلف طور طریقے۔ اس رپورٹ پر ان کی جنرل کونسل میں اگست کے مہینے میں بحث و تمحیص ہو گی تقریباً ۵۰۰ پادریوں اور دیگر اشخاص نے اس سے اختلاف کرنے کا ایک ڈیکلریشن شائع کیا ہے۔

اس سلسلے میں جب ایک میٹنگ منعقد کی گئی تو دو مقررین نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ان کے مذہبی تعلیم دینے والے کالجوں میں ایسی بحثیں ہوتی ہیں جو منافقت پیدا کر سکتی ہیں۔ یونائٹڈ چرچ کالج کے پرنسپل کو یہ کہتے سنا گیا کہ جتنی جلدی ہم مسیح ناصری کو اپنی عیسائیت کی تنظیم کے مرکزی نقطہ سے نکال باہر کریں گے اتنا ہی ہمارے لئے یہ بات سود مند ہو گی کیونکہ مسیح ناصری ہماری راہ کا پتھر بنے ہوئے ہیں۔ ایک اور مقرر جو اوٹاوا کے پادری ہیں نے کہا کہ مذہبی تعلیم حاصل کرنے والے طالبعلم ان کے پاس آئے اور اس بات کی شکایت کی کہ انہیں مروجہ عقائد رکھنے کی وجہ سے خاص ہدفِ تنقید بناتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس خیال کا بھی اظہار کیا گیا کہ شاید انہیں ایک اور کالج کی ضرورت ہے جہاں صحیح معنوں میں عیسائیت پڑھائی جائے۔

یہ ساری رپورٹ کرسٹی بلیچ فورڈ نے اخبار میں شائع کروائی ہے۔ بعض پادریوں کا خیال ہے کہ اگر اس رپورٹ کو رد نہ کیا گیا تو معاملہ عدالت تک لے جانا پڑیگا۔

چیئرمین یاسر عرفات کا دورہ

تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین "یاسر عرفات" جب بدھ ۱۸ مارچ ۱۹۸۹ء کے روز پاکستان کے دو روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچے تو ان کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔ بعد میں انہوں نے اپنی تنظیم کے سفارتخانے کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے پاکستان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ پاکستان نے ہر مشکل کے وقت مدد کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ اس تقریب میں وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو بھی موجود تھیں۔

یاسر عرفات نے کہا "پاکستانی بھائی ہمیشہ ہمارے ساتھ قدم بقدم چلے ہیں اور صیہونی مقابلے میں انہوں نے شانہ بشانہ ہمارے ساتھ جنگ لڑی ہے"۔

اس سے قبل انہوں نے فلسطینی ریاست کا جھنڈا لہرایا۔ اور سنگ بنیاد کی تختی کی رونمائی کی تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین نے اپنی ریاست کے جھنڈے کو سلامی دی اور اس دوران ان کا قومی ترانہ بجایا گیا۔ وہ پرائم منسٹر محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ اسلام آباد پہنچے جہاں انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی اور سب سے پہلے قومی اسمبلی کے سپیکر ملک معراج خالد نے ان کا استقبال کیا۔ پاکستان کی تینوں فوجوں کے جوانوں نے انہیں سلامی پیش کی اور پاکستان اور فلسطین کے ترانے بجائے جبکہ پلیٹ فارم پر محترم یاسر عرفات اور وزیراعظم صاحبہ خاموشی سے یہ ترانے سنتے رہے۔ اس وقت پاکستان کے ۶ الیف ۱۶ طیاروں نے نیچی پرواز کے ساتھ یاسر عرفات کو سلامی دی۔ وزیراعظم صاحبہ اور یاسر عرفات دونوں نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ ان کی ملاقات فوج کے تینوں سربراہوں وفاقی وزرا سفراء اور اعلیٰ افسروں سے کرائی گئی۔ وہ پیپلز پارٹی کے عمائدین سے بھی ملے۔

اس تقریب کے بعد وزیراعظم صاحبہ اور مسٹر یاسر عرفات ۲۵ منٹ کے لئے 7.7.1.0.P کے لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ ان کے ساتھ ان کے اعلیٰ مشیر بھی وہاں موجود تھے۔ جب مسٹر یاسر عرفات کراچی پہنچے تو وہاں بھی ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس سفر کے لئے کویتی ایرویز کا ایک خاص طیارہ استعمال کیا گیا۔ جب وہ جہاز سے اترے تو سب سے پہلے وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ان کا استقبال کیا۔ اور دو بچوں نے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور سندھ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنر وفاقی وزیر خارجہ اور محترمہ بینظیر کے خاوند آصف زرداری نے ان کے ساتھ ملاقات کی۔ وہیں پر بہت سے دیگر عمائدین کا ان سے تعارف کروایا گیا۔ کراچی ایئرپورٹ کی تقریب کے بعد مسٹر یاسر عرفات اور وزیر اعظم صاحبہ قائد اعظم محمد علی جناح کے مزار پر تشریف لے گئے۔ یہاں پر انہوں نے پھولوں کی چادریں چڑھائیں۔ اور قائد اعظم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے دعا مانگی۔

اسی روز مسٹر یاسر عرفات نے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ گڑھی خدا بخش جا کر مرحوم وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے مزار پر پھول چڑھائے اور دعا بھی کی۔ یہ جگہ لاڑکانہ سے ۲۷ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہاں انہوں نے بھٹو خاندان کے آباؤ اجداد کا قبرستان دیکھا۔ اور مرحوم چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی کو خراج تحسین ادا کرنے کے لئے ان کی قبر پر پھول چڑھائے۔ اس وقت یاسر عرفات زیتونی سبز رنگ کا فوجی لباس اور الفتح کا سر ڈھانپنے والا رومال پہنے ہوئے تھے۔ اس آبائی قبرستان کو دیکھنے کے بعد واپس لاڑکانہ پہنچے۔ جہاں وزیر اعظم صاحبہ نے یاسر عرفات کے اعزاز میں ظہرانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ ظہرانے کے بعد اسلام آباد کے لئے روانہ ہو گئے۔

جمعرات کے روز چیئرمین یاسر عرفات نے صدر مملکت غلام اسحٰق خان سے ایوان صدر میں ملاقات کی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ اور فلسطین کے سفیر بھی اس موقع پر موجود تھے۔ ملاقات کے دوران مشرق وسطیٰ کے حالات بیان کرنے کے علاوہ چیئرمین یاسر عرفات نے پاکستان کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے ۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۳ء کی جنگوں کے سلسلے میں عربوں کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔

صدر محترم نے فرمایا کہ پاکستان کے لوگ فلسطینی جدوجہد کو اپنی جدوجہد سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو اپنی آزادی سے بھی قبل فلسطینی جدوجہد میں ان کی مدد کی ہے ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے ہیں اب بھی آپ کے ساتھ ہیں اور ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گے۔ اس ملاقات کے دوران مسئلہ افغانستان بھی زیر بحث آیا۔

جب یاسر عرفات ایوان صدر پہنچے تو صدر محترم نے ان کا استقبال کیا اور انہیں ایوان صدر کے مرکزی حصے میں رکھا ہوا مسجد اقصیٰ کا ماڈل بھی دکھایا۔

جمعرات کے روز دو دن کے دورے کے اختتام پر یاسر عرفات نئی دہلی کیلئے روانہ ہو گئے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ان کو الوداع کیا۔ انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی بھی دی گئی۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے ائیرپورٹ کی تقریبات ہال میں منعقد کی گئیں۔ جہاز پر جانے سے پہلے یاسر عرفات کو دورے کی تصاویر کا البم پیش کیا گیا۔

پاکستان | حکومت الٰہیہ

محترم مولوی محمد صدیق صاحب

برطانیہ نے ہندوستان کو آزادی دیتے وقت اسلامیان ہند کے مطالبہ "پاکستان" کی منظوری دی تو اس وقت بانی پاکستان محمد علی جناح قائد اعظم سے لوگوں نے سوال کئے۔ کہ پاکستان قائم ہونے پر اس کی حکومت کس قسم کی ہوگی؟ اور اس میں بسنے والی اقلیتوں کے ساتھ حکومت کا سلوک کیسا ہوگا؟ تو قائد اعظم نے ان سائلین کو جو جواب دیا وہ ذیل میں من وعن درج ہے۔ تا کہ ان لوگوں کو جن کے آباؤ اجداد نے اس وقت قیام پاکستان کی مخالفت میں ہندو کانگرس کا ساتھ دیا لیکن ان کی خواہشات کے خلاف جب پاکستان منصۂ شہود پر آ گیا تو انہوں نے بادل نخواستہ بقول سید عطاء اللہ شاہ بخاری "ایک بازاری عورت" سمجھ کر اسے قبول کیا اور مفتی محمود صاحب صدر جمعیت العلماء اسلام نے ایک موقع پر یہ بھی اظہار کیا کہ "شکر ہے ہم نے مطالبہ پاکستان کے حق میں رائے نہیں دی تھی۔ اور اپنے آپ کو اس گناہ میں شمولیت سے بری قرار دیا تھا" آج ان کی اولادیں اس پاکستان کی حکومت پر قبضہ کرنے کیلئے کس طرح شب و روز ہلکان ہو رہی ہیں۔ کہ کسی طرح اقتدار پر قبضہ پا سکیں۔ یہ نکتہ سمجھ آ سکے کہ پاکستان میں جس قسم کی حکومت وہ قائم کرنا چاہتے ہیں وہ نہ صرف بانی پاکستان کے اصولوں اور منشاء بلکہ اسلامی اصولوں کے بھی خلاف ہے۔

۱۳ جولائی ۴۷ء کو دہلی میں ایک پریس کانفرنس میں قائد اعظم نے بطور گورنر جنرل یہ بیان دیا۔

"پاکستان ڈومینین میں اقلیتوں کے مذہب، تہذیب، تمدن، اور معاشرت کا ہر ممکن تحفظ کیا جائے گا۔ ان کو ہر صورت میں پاکستان کا شہری تصور کیا جائے گا۔ اور ان کو شہریت کے تمام حقوق بھی دیئے جائیں گے۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ عہدہ سنبھالنے کے بعد میں اپنے ان تمام وعدوں سے جو میں نے بارہا اقلیتوں کے بارے میں کئے ہیں منحرف نہیں ہونگا۔ میں نے بارہا اقلیتوں کے بارے میں کہا ہے کہ اقلیتوں کا پورا تحفظ ہو گا۔ اقلیتوں کا خواہ وہ کسی جماعت اور وہ کسی فرقہ کی ہوں ان کا پوری طرح تحفظ کیا جائیگا ان کو اپنی مذہبی رسومات و عبادت کرنے کی پوری آزادی ہوگی۔ ان میں کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں کی جائیگی۔ ان کی جان ان کے مال ان کے تمدن کا پوری طرح تحفظ کیا جائے گا۔ اور ان کو بلا تفریق مذہب و ملت و رنگ کے ہر صورت میں پاکستان کا باشندہ تصور کیا جائے گا۔" (حالات قائد اعظم مؤلفہ خالد اختر افغانی صفحہ نمبر ۲۷۲، ۲۷۴)

پھر اسی پریس کانفرنس میں آپ سے سوال ہوا۔ "کیا پاکستان ایک غیر مذہبی حکومت ہو گی یا وہاں حکومت الٰہیہ قائم ہوگی؟"

اس سوال کے جواب میں قائد اعظم نے فرمایا "آپ لوگ مجھ سے ایسا سوال کرتے ہیں جو بالکل لغو ہے۔ اور جس کے کوئی معنی نہیں۔ مجھے نہیں معلوم حکومت الٰہیہ کے کیا معنی ہوتے ہیں۔؟"

اس موقع پر ایک نامہ نگار نے کہا "حکومت الٰہیہ کے معنی ایک ایسی حکومت کے ہیں جہاں صرف ایک خاص مذہب کی حکومت ہو۔ مثال کے طور پر وہاں مسلمان پوری طرح کے شہری ہوں گے اور غیر مسلموں کو مکمل طور سے وہاں کا باشندہ نہیں سمجھا جائے گا۔"

قائد اعظم نے کہا "مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں نے اب تک جو کچھ کہا ہے وہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے میں کسی بطخ کی پیٹھ پر پانی پھینکتا رہا۔ (قہقہہ) مہربانی کر کے ان تمام لغو باتوں کو اپنے دماغ سے نکال دیجئے جن پر اس وقت گفتگو ہو رہی ہے" انہوں نے کہا کہ "حکومت الٰہیہ کے کیا معنی ہیں! میں بالکل نہیں سمجھتا"

اس پر ایک دوسرے نامہ نگار نے کہا کہ "حکومت الٰہیہ کا مطلب ہے وہ حکومت جو مولاناؤں کے مشورے سے چلائی جائے"

قائد اعظم نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ

"انڈیا کی حکومت کی بابت آپ کی کیا رائے ہے جو پنڈتوں کی طرف سے چلائی جائیگی۔ (قہقہہ) جب آپ جمہوریت پر غور کرتے ہیں تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اسلام کا قطعاً مطالعہ نہیں کیا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم آج سے تیرہ سو برس قبل ہی جمہوریت کا مطالعہ کر چکے ہیں" (حالات قائد اعظم مؤلفہ خالد اختر افغانی ۲۷۵-۲۷۶)

امید ہے کہ یہ گروہ بانی پاکستان قائد اعظم کے اس بیان پر توجہ دیتے ہوئے اپنے اعمال کا جائزہ لیں گے کہ کیا اس وقت پاکستان میں حصول اقتدار کے لئے ان کی شب و روز کی مساعی بانی پاکستان کے اصولوں کے مطابق ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو خدارا اپنے مکروہ عزائم سے کنارہ کش ہو جائیں۔ اور ملک کے استحکام میں رخنے ڈالنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ پاکستان اسلامی جمہوریت کے رائج کرنے کے لئے بنایا گیا نہ کہ "مولاناؤں" کی حکومت کیلئے

قواعد وصیت

• موصیان کی راہنمائی کے لئے دفتر وصیت نے قواعد الوصیت چھاپ کر تمام موصیان کے لئے بھجوا دیئے ہیں۔ اگر کسی موصی کو قواعد نہیں ملے تو وہ امیر صاحب ضلع سے رابطہ کرے اور اُن سے حاصل کرے۔ ان قواعد کو اچھی طرح پڑھیں اور اُس کے مطابق وصیت کے تقاضوں کو پورا کریں

• قواعد الوصیت سے لاعلمی کی بنا پر اگر کسی شخص کی وصیت پر کوئی زد آتی ہے تو دفتر وصیت اسکا ذمہ دار نہیں۔ دفتر وصیت نے قواعد تیار کر کے تمام موصیان کے لئے بھجوا دیئے ہیں۔ اگر کسی موصی کو قواعد نہیں ملے تو وہ اپنے ضلع کے امیر صاحب سے رابطہ کریں اور قواعد حاصل کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

نونہالانِ جماعت

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپکو صحت تندرستی سے سلامت رکھے اور آپ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور آپ سب کو اپنے دائرہ کار (آپ جو جو بھی کام کرتے ہیں یا بعد میں کریں گے۔ اب تو آپ یقیناً پڑھائی ہی کر رہے ہونگے۔ تا) میں بہت بہت بابرکت کامیابیاں عطا کرے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ بھی آپ کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ آپ کے والدین اور رشتہ دار بھی آپ کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور ہم بھی آپ کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ لیکن دعاؤں کے متعلق ایک بات آپ کو بتا دیں یہ بات موجودہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ربوہ میں اپنے ایک خطبہ میں بیان فرمائی تھی اور وہ بات یہ ہے کہ حضور نے فرمایا تھا کہ دعائیں تو میں سب کے لئے کرتا ہوں لیکن میری دعائیں لگتی اس کو ہیں جو اپنے آپ کو ان کا اہل بناتا ہے۔ ایک بچہ سکول تو نہ جائے اور گھر پر بھی نہ پڑھے اور یہ سمجھے کہ میرے لئے دعائیں تو ہو ہی رہی ہیں۔ میں پاس ہو جاؤں گا اور پاس بھی اچھے نمبروں پر ہو جاؤں گا۔ یہ ممکن نہیں ہے اگر آپ طالب علم ہیں اور حضور انور کی دعاؤں کو اپنے لئے قبول ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں تو خوب پڑھیئے محنت کیجئے۔ پھر دیکھیئے دعا کس طرح کام کرتی ہے بس ہم آپ سے یہ کہنا چاہیں گے کہ کام بھی کیجئے اور دعائیں بھی لیجئے۔ خدا کرے کہ آپ کے کام کو یہ دعائیں اس طرح پالش کریں کہ سب لوگ حیران رہ جائیں۔ آپ بھی حیران رہ جائیں۔

● پڑھائی کے ساتھ دوسرے مشاغل بھی جاری رکھیں۔ کھیل کود بھی اور تحریر و تقریر بھی۔ کھیل کود اس لئے کہ صحت اچھی ہوگی تو زیادہ پڑھ سکیں گے۔ اور اچھی طرح یاد رکھ سکیں گے۔ اور تحریر و تقریر اس لئے کہ آگے چل کر یہ باتیں بہت کام آتی ہیں۔ صرف پڑھائی میں اچھا ہونا اور بہت سے نمبر لے لینا کافی نہیں ہوتا۔ دیگر مشاغل سے انسان معاشرے میں (یعنی اپنے ارد گرد کے لوگوں میں) زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

● ہاں مفید ثابت ہونے سے اس بات کا بھی خیال آیا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر نے خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا تھا تو اس کی ایک غرض یہ تھی (اور یہ غرض بنیادی تھی) کہ نوجوان احمدی انسانیت کے خادم بنیں۔ خدام الاحمدیہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ صرف احمدیوں کے خادم ہیں بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ وہ احمدی ہیں جو انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔ اگر آپ اطفال الاحمدیہ ہوتے ہوئے بھی انسانوں کی خدمت کرنا شروع کر دیں تو یہ تو بہت ہی بابرکت بات ہوگی۔

● حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک شعر

؎ یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

خودی کے معنے ہیں اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنا اور یہ بات عام طور پر انسان کو مغرور بنا دیتی ہے اور دوسروں کو حقیر سمجھنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں دوستو! اپنے آپ کو مغرور نہ بناؤ۔ یہ نہ سمجھو کہ تمہی کچھ تمہیں ہو۔ دوسرے مصرعے میں "خو" کے معنے ہیں عادت۔ حضور اقدس ایک رنگ میں پوچھتے ہیں کہ کیا آپ لوگ اپنے آپ کو پاک صاف بنائیں گے اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ لوگ خودی سے باز آجائیں یعنی تکبر اور غرور کی جگہ انکساری اور عاجزی لے لے۔ یہ تو آپ ضرور یاد کر لیں اور اس کے مطابق اپنی عادات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

ایک لطیف تبصرہ

مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ

چند روز سے ایک چھوٹا سا۔ ننھا منا سا چند سال ادھر کا واقعہ دل و دماغ پر چھایا ہوا ہے اور جوں جوں صد سالہ تقریبات کا وقت قریب آتا جاتا ہے اس لطیف واقعہ کا اظہار کر دینے کے لئے طبیعت مچل رہی ہے۔ صرف اس خیال سے۔ تاکہ ہم اس کی روح کو کما حقہٗ اپنا لیں اور صحیح نتائج ہی حاصل کر لیں۔

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب ہمارے جلسہ سالانہ پر پابندی عائد نہ تھی۔ صبح کے اجلاس کے اختتام کے بعد وقفہ میں گھر آرہی تھی، ہجوم خلائق میں سے گزر کر راستہ کے ایک طرف چلنا شروع کیا۔ ایک جگہ دو چھابڑی فروش پاس پاس بیٹھے پکوڑے بیچنے کی کوشش کر رہے تھے مگر اُن کے قریب کوئی گاہک نہ تھا۔ ایک نے دوسرے کی طرف ذرا جھک کر کہا: "صبح کے بیٹھے ہیں کیا مجال جو کچھ بکا ہو۔" دوسرے نے بے ساختہ کہا: "یہ لوگ جلسہ کھاتے نہیں سنتے ہیں۔" یہ بے لاگ تبصرہ سُن کر مجھے بے حد لطف آیا۔ واقعی انسان کے اندر کا ضمیر کتنا سچا، سُچا اور کھرا ہے۔ اور یہی وہ پاک فطرت ہے جس سے انسان کا خمیر مرکب ہے۔ ورنہ آنکھیں، کان اور زبان تو اپنی اپنی استعدادوں کا غلط استعمال بھی کر جاتے ہیں۔

اب میں اپنے اصل مقصد کی طرف لوٹتی ہوں۔ خیال رہے کہ ہماری صد سالہ تقریبات یادگاری نوعیت کی ہیں۔ انکی شان نرالی اور انوکھی ہے۔ ان تقریبات کو کامیاب بنانے کے لئے جہاں ہماری صد فی صد حاضری ضروری ہے وہاں نہایت توجہ اور انہماک کے ساتھ تمام کاروائی کو سُننا بھی لازمی ہے۔ خورد و نوش اور کھانے پینے کے مشاغل جلسہ کی کاروائی کے دوران ہرگز ہرگز نہیں ہونے چاہئیں، کیونکہ اس سے ایک تو توجہ قائم نہیں رہتی دوسرے صفائی کا نظام بھی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ خواتین بچوں کو بھی اس بات کا پابند کریں۔ تاکہ احمدی بچے بھی عام بچوں سے بالکل نرالی شان کے نظر آئیں۔ بہت چھوٹے بچوں کو بہلانے کے لئے مائیں گھر سے ہی ایسی چیز ساتھ لیکر آئیں جو چھلکوں والی نہ ہو۔ ہمیں ہر قسم کی گندگی پھیلانے سے بہر صورت اجتناب کرنا چاہیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ:

صفائی ایمان کا حصہ ہے۔

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنا نام گلزار احمد بیان کرتا ہے۔ اپنے آپ کو سانگلا ہل ضلع شیخوپورہ یا کنری سندھ کا رہنے والا ظاہر کرتا ہے۔ یہ شخص جماعتوں میں جاکر اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ میری جیب کٹ گئی ہے یا میرا نقصان ہو گیا ہے۔ ان بہانوں سے مالی مدد مانگتا ہے۔ نیز اپنے ہمراہ ایک بچہ وسیم احمد جس کا تعلق چک ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ سے ہے لئے پھرتا ہے۔ احباب ان سے محتاط رہیں۔ اگر وسیم احمد ان کے ہمراہ ہو تو جماعت چک ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد یا مرکز کو اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

تعزیتی قرارداد

بر وفات مکرمہ صاحبزادی

امۃ الواسع رعنا صاحبہ

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ مرکزیہ مکرمہ صاحبزادی امۃ الواسع رعنا صاحبہ بیگم مکرم خالد احمد صاحب زفر کی المناک رحلت پر نہایت دکھی دل کے ساتھ اپنے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

موصوفہ مکرم نواب مسعود احمد خاں صاحب اور مکرمہ آپا طیبہ بیگم صاحبہ کی صاحبزادی، مکرم ملک عمر علی صاحب کی بہو اور مکرمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی بھانجی تھیں۔ آپ کے خاوند واقف زندگی ہیں۔ ایک لمبا عرصہ عائشہ نائیجیریا میں ان کے ساتھ خدماتِ دینیہ میں مصروف رہیں۔ یہ علاقہ بہت گرم اور پسماندہ ہے۔ حتیٰ کہ بجلی جیسی اہم ضرورت سے بھی خالی تھا لیکن آپ بڑی ہمت اور صبر کے ساتھ وہاں مصروف عمل رہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال رکھتیں۔ آپ کی وفات سے دل بے حد دکھی اور بے چین ہیں لیکن خدا کی رضا پر راضی ہیں کیونکہ

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل! تو جاں فدا کر

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ مرکزیہ اس موقعہ پر حضرت اقدس امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، آپا طیبہ صاحبہ مکرم خالد احمد صاحب زفر، بہن بھائیوں اور تمام عزیز و اقارب سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ تمام لواحقین کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی قوت عطا فرمائے۔ بچوں کا ہر آن نگہبان اور حامی و ناصر ہو جو بہت چھوٹی عمروں میں مادرانہ شفقت سے محروم ہو گئے ہیں۔ اور موصوفہ کو اپنے قربِ خاص میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

شریکِ غم

ممبرات مجلس عاملہ لجنہ مرکزیہ

بچوں کو ورزش کا عادی ضرور بنائیں

ان سے کہیں کہ وہ سیر بھی کریں اور کھیل بھی کھیلیں۔ اگر ممکن ہو تو دوڑ لگائیں۔ بچپن کی ورزش جوانی میں کام آئے گی اور بچپن اور جوانی کی ورزش بڑھاپے میں۔ ایسا نہ ہو کہ بڑھاپے میں کہنا پڑے کہ ورزش کی ہوتی تو اب کام آتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

• محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ نے جہلم سے اطلاع دی ہے کہ انکے داماد مکرم راجہ عبدالحمید صاحب آف جہلم ورکشاپ ١٠ نومبر ١٩٨٨ء کی رات کو اچانک مولا حقیقی سے جا ملے۔ وفات سے پہلے بالکل ٹھیک ٹھاک تھے۔ راجہ صاحب بہت نیک اور ہمدرد انسان تھے۔ بوڑھی والدہ کی دن رات خدمت کرتے۔ ہر کسی کا کام خوشی سے بجالاتے۔ سلسلہ کے ساتھ بہت محبت تھی۔ انکے والد ماسٹر حکیم عبداللہ صاحب جماعت احمدیہ جہلم کے امیر رہ چکے ہیں۔ موصوف کی چار بیٹیاں ہیں۔ جن میں سے ایک بچی پیدائشی طور پر بیمار ہے۔ احبابِ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

• میرے پیارے اباجان مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کاہلوں مورخہ ١/٣/٨٩ کو مختصر علالت کے بعد میرپور خاص میں وفات پا گئے۔ دوسرے روز میرپور خاص میں نماز جنازہ ہوئی۔ جو مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعد ازاں میت تدفین کے لیئے ربوہ لے جائی گئی۔ ٣/٣/٨٩ کو بعد نماز عصر محترم مولانا دوست محمد صاحب نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب نے دعا کرائی۔

والد صاحب ١/٩ حصہ کے موصی تھے۔ نظامِ جماعت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ جوانی سے ہی تہجد گزار تھے۔ صبر و رضا کا مادہ بہت تھا۔

سب بزرگان اور احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر کی توفیق دے نیز اپنے پیار کی راہوں پر چلائے۔

منصور احمد
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری جوبلی فنڈ
جماعت احمدیہ حیدرآباد

درخواست دعا

• محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ (پرنسپل صدیقہ گرلز ہائی سکول ربوہ) بہت زیادہ علیل ہیں۔

• مکرم شفاقت حیات نیر صاحب (کارکن دارالقضاء) کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں نیز انہیں کچھ گھریلو پریشانیاں بھی ہیں۔

• مکرم ماسٹر حمید احمد سنیاسی صاحب (واقف زندگی) نے دو دفعہ پراسٹیٹ کا اپریشن کروایا ہے۔ آجکل صاحبِ فراش ہیں اور اپریشن کی پیچیدگیوں میں مبتلا رہیں۔

• مکرم چوہدری نور احمد صاحب آف تسکار ماچھیاں کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب کراچی میں علیل اور زیرِ علاج ہیں۔

• مکرم ماسٹر محمد انور صاحب چوہان پنجابی شاعر علیل اور کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔ پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

• مکرم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب ولینڈڈی مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار رہتی ہیں۔

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

تقریب شادی

• روزنامہ الفضل کے ایک کارکن مکرم معین الدین صاحب ابن مکرم حسن دین صاحب کی شادی کی تقریب مورخہ ٤ مارچ کو قرار پائی۔ بارات ربوہ سے گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ گئی۔ جہاں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نجم الدین صاحب کے ہمراہ بعوض آٹھ ہزار روپے ان کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

اگلے روز ٥ مارچ کو مکرم حسن دین صاحب نے اپنے مکان واقع دارالنصر غربی ربوہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لیے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

• میرے بیٹے نجیب بشیر بٹ۔ ایم ایس سی ایل۔ ایل۔ بی ریسرچ انجنیئر واپڈا کا نکاح سیدہ کشور بخاری ایم۔ ایس سی بنت سید بشیر احمد شاہ آف کنڑی مورخہ ٢٠/١/٨٩ کو میر عبدالرشید صاحب مربی حیدرآباد نے بیت النظر حیدرآباد میں پڑھا۔ ٢٤ فروری ٨٩ء کو رخصتانہ عمل میں آیا اور ٢٦ فروری کو کنڈیارو میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں احمدی اور غیر از جماعت شرفاء شامل ہوئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ عزیز نجیب حضرت میاں فیض احمد صاحب آف جموں کا پڑنواسہ اور حضرت میاں عبدالرحمن صاحب کا نواسہ ہے۔

ڈاکٹر بشیر احمد بٹ
(ولد محمد دین صاحب بٹ)
کنڈیارو۔ ضلع نواب شاہ

• مکرم عبدالخالق صاحب نیر مربی سلسلہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ ابن چوہدری نبی بخش صاحب کی بارات ربوہ سے علی پور چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ پہنچنے پر ٢٥ فروری ٨٩ء کو مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں استاذ الجامعہ نے عزیزہ بشریٰ پروین صاحبہ بنت مکرم مقصود احمد صاحب رانا علی پور چیٹھہ کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر آپ کے نکاح کا اعلان فرمایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

اگلے دن ٢٦ فروری کو بیت المریم ٧/٦ دارالصدر شمالی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شمولیت فرمائی۔

دعوت ولیمہ کے اختتام پر مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے دعا کروائی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور نیک اور خادم دین نسل کا پیش خیمہ بنائے۔

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس اطفال الاحمدیہ

شعبہ اشاعت کے تحت صد سالہ جشن تشکر کے مبارک موقع پر مقالہ نویسی کا ایک مقابلہ کروایا جا رہا ہے۔ جس میں درج ذیل عناوین میں سے کسی ایک پر مقالہ سپرد قلم کیا جا سکتا ہے۔

١۔ مسلم بچوں کے سنہری کارنامے
٢۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک
٣۔ سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مقالہ جات کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ٣١ جولائی ہے۔ اوّل۔ دوئم سیوم آنے والے مقالوں کیلئے گرانقدر انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔

ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مقالے لکھوا کر مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پیشگوئی فضل عمر کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ کے جلسے

لجنہ قیادت ٩ کراچی

یہاں پر ٢٥ فروری کو جلسہ ہوا اس میں ٦٧ ممبرات اور ٢٢ ناصرات شریک ہوئیں۔ محترمہ اصغری نورالحق صاحبہ اور محترمہ شمیم ندیم صاحبہ نے پیشگوئی کے مختلف حصوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس موقعہ پر احمدی بچیوں نے فیچر پروگرام پیش کیا۔ سفید شلوار قمیض اور سبز دوپٹوں میں ملبوس بچیوں نے جو بینر اٹھائے ہوئے تھے ان پر لکھا تھا۔

"رحمت کا نشان تجھے دیتا ہوں"
"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا"
"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"
"وہ اولوالعزم ہوگا"
"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"

بچیوں کو ان الفاظ کی تفصیل بھی بتائی گئی۔ آخر میں مکرمہ بیگم تالپور صاحبہ نے حضرت فضل عمر کی قومی خدمات کے عنوان پر خطاب کیا۔

دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

گوجرانوالہ شہر

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی صدارت میں ٢٣ فروری کو احمدیہ بیت الذکر میں شاندار جلسہ ہوا جس میں ٢٦٠ خواتین اور بچیاں شریک ہوئیں۔ محترمہ تسنیم مجید صاحبہ۔ محترمہ عنبر طاہرہ صاحبہ اور بعض دیگر مقررات نے سیدنا حضرت فضل عمر کی علمی۔ دینی اور قومی خدمات اور کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی۔ چند نظمیں بھی پڑھی گئیں۔

نوکوٹ ضلع تھرپارکر

نوکوٹ میں ٢٠ فروری کو جلسہ ہوا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ نوکوٹ نے صدارت کی۔ ٥٢ ممبرات لجنہ اور ناصرات نے شرکت کی۔ مختلف خواتین نے حضرت فضل عمر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حضور کی سیرت پر روشنی ڈالی اور پرجوش تقاریر کیں۔ آخر میں محترمہ سروری بیگم صاحبہ کی طرف سے مٹھائی تقسیم کی گئی۔ باقی صفحہ ٧ پر

اعمال کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی عبد الباسط صاحب شاہد

اصلاح معاشرہ

حضرت فضل عمر اصلاح

اعمال کے سلسلہ میں پیش آنے والی ایک بہت بڑی مشکل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ...... (بنیادی چیز) جو اعمال کی اصلاح کو مشکل بنا دیتی ہے وہ لوگوں کا یہ احساس ہے کہ ایک گناہ بڑا ہوتا ہے اور ایک چھوٹا ہوتا ہے۔ عمل کی اصلاح میں یہ سب سے بڑی روک ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض گناہوں پر انسان کو دلیری پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ جب وہ یہ اصل قائم کرتے ہیں کہ ایک بڑے گناہ ہوتے ہیں اور ایک چھوٹے گناہ ہوتے ہیں تو کچھ حصہ گناہوں کا وہ اپنے استعمال میں لاتے رہتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ یہ گناہ تو چھوٹا ہے اس کے کرنے میں کونسا زیادہ حرج ہے۔ اس طرح بیماری کا بیج ضائع نہیں ہوتا اور بیماری کے بیج کے ضائع نہ ہونے کی وجہ سے خرابی ہمیشہ عود کرتی رہتی ہے"۔

اس بنیادی خرابی اور نقص کو دور کرنے کا کیا ذریعہ ہے یا اس زہر کا تریاق کیا ہے اسے بیان کرتے سے قبل مذکورہ بالا اصول کی بعض مثالوں سے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا نور الدین اپنے ایک عزیز کا ...... واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ کوئی بڑا رئیس آپ سے ملنے آیا وہ تہ بند تکبر سے لٹکا کر چلتا تھا اور اس وقت بھی اس نے اپنی تہ بند لٹکائی ہوئی تھی اور ٹخنوں سے نیچے پڑ رہی تھی۔ آپ فرماتے۔ جس وقت اس عزیز نے اس رئیس کو اس حالت میں دیکھا تو وہ چونکہ نیا نیا علم حدیث پڑھ کر آیا تھا اس نے اپنی مسواک اٹھائی اور اس رئیس کے ٹخنے پر مار کر کہا ...... یہ حصہ دوزخ میں جائے گا کیونکہ حدیثوں میں آتا ہے کہ جو شخص تکبر سے اپنا ازار لمبا رکھے وہ دوزخ میں جاتا ہے۔ وہ رئیس مسلمان تھا۔ مگر اسے ہمیشہ اپنی عزت کا خیال رہتا۔ (یہ سن کر) فوراً اس رئیس پر اپنی عزت کا خیال غالب آگیا اور اس نے نہایت غصے سے کہا۔ تجھے کس بے وقوف نے بتایا ہے کہ میں مسلمان ہوں گویا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اگر ایسا حکم ہے تو وہ مسلمانوں پر چل سکتا ہے مجھ پر نہیں چل سکتا۔ اب تہ بند کے ایک انچ اوپر یا نیچے ہونے میں کیا رکھا ہے مگر ایسے بیسیوں لوگ مل جائیں گے جنہیں اگر یہ کہو کہ تم ایک ہزار مربعہ لے لو مگر تہ بند نیچے نہ باندھو تو زمین چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائیں گے مگر تہ بند کا لٹکانا نہیں چھوڑیں گے ...... پس ایسے لوگوں کا سب سے بڑا گناہ تہ بند کو نیچے لٹکانا ہوگا نہ کچھ اور ...... بعض اور مثالیں بیان کرنے کے بعد حضور نے فرمایا" نیکی اور بدی ہر انسان کے ساتھ بدلتی چلی جاتی ہے بس جب تک یہ خیال دل میں ہے کہ فلاں بدیاں بڑی ہیں اور فلاں چھوٹی اور فلاں نیکیاں بڑی ہیں اور فلاں چھوٹی اس وقت تک انسان نہ بدیوں سے پوری طرح بچ سکتا ہے اور نہ نیکیوں کو پوری طرح حاصل کر سکتا ہے"۔

اس امر کو مزید واضح کرتے ہوئے اور نیکی بدی کا فلسفہ سمجھاتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

"دنیا میں بڑی بدیاں وہی ہیں جن کے چھوڑنے پر انسان قادر نہ ہو اور جو عادت میں داخل ہو چکی ہوں اور بڑی نیکیاں وہی ہیں جن کا کرنا انسان کو دو بھر معلوم ہو۔ اس نقطہ نگاہ کے مطابق کئی نیکیاں ایسی ہو سکتی ہیں جو ایک کے لئے بڑی ہوں اور دوسرے کے لئے چھوٹی اور کئی بدیاں ایسی ہو سکتی ہیں جو ایک کے لئے بڑی ہوں مگر دوسرے کے لئے چھوٹی" ...... کئی ایسے ملیں گے جو جھوٹ بولنے والے ہوں گے لیکن قتل نہیں کریں گے۔ وہ قاتل کو تو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے لیکن جھوٹ سے جب انہیں منع کیا جائے تو کہہ دیں گے کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔ پھر کئی ہیں جو چغل خوری کی عادت رکھتے ہیں وہ جھوٹ سے نفرت رکھتے ہیں لیکن چغل خوری کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

اس کے مقابلہ میں جو جھوٹ بولنے کی عادت رکھتا ہے اور چغل خوری سے محفوظ ہے وہ چغل خور سے سخت نفرت رکھے گا اگر کوئی شخص اس کے پاس کسی کی چغلی کرے گا تو وہ آئندہ کے لئے اس کی شکل تک دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہوگا اور اس سے شدید نفرت کرے گا۔ لیکن وہ اس کے پیچ کو تو ادھر سے ادھر بیان کرنے پر ناراض ہوگا اور خود جھوٹ بول لینا اسے معمولی عیب دکھائی دے گا پس چونکہ ہر انسان اپنی فطرت اپنی عادت اپنے ماحول کے مطابق کسی بدی کو بڑا اور کسی کو چھوٹا سمجھتا ہے۔ اس لئے ہر بدی کا بیج دنیا میں موجود رہتا ہے گویا یہ منڈی ہمیشہ رونق پر رہتی ہے اس میں کئی ایسے مل جائیں گے جو قتل کو معمولی بدی سمجھ کر لوگوں کو قتل کرنے والے ہوں گے۔ کئی ایسے مل جائیں گے جو غیبت کو معمولی بدی سمجھ کر لوگوں کی غیبت کرنے والے ہونگے۔ کئی ایسے مل جائیں گے جو جھوٹ کو معمولی بدی سمجھ کر لوگوں کے متعلق جھوٹ بولنے والے ہونگے۔ کئی ایسے مل جائیں گے جو دوسروں کے مال کھانے کو معمولی بدی سمجھ کر اپنے بھائیوں کا مال کھانے والے ہونگے کئی ایسے مل جائیں گے جو خیانت کو معمولی بدی سمجھ کر خائن ہوں گے کئی فسق و فجور کو معمولی بدی سمجھ کر فاسق و فاجر نظر آئیں گے۔ غرض یہ گناہ کی کاشت کرنے والے لوگ دنیا میں موجود ہوں گے۔ کوئی کسی گناہ کو چھوٹا قرار دے رہا ہوگا۔ اور کوئی کسی کو۔ اور اس طرح ہر گناہ کا بیج دنیا میں محفوظ ہوتا چلا جائیگا"۔

حضور کے اس پر حکمت بیان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کسی بھی بدی اور گناہ کو معمولی نہ سمجھے۔ کسی بھی نیکی اور خیر کے کام کو حقیر سمجھ کر نظر انداز نہ کرے یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہر بدی اور گناہ کا پوری توجہ۔ زور اور دعاؤں سے مقابلہ کیا جائے اور ہر نیکی کی طرف پوری رغبت۔ شوق اور محبت سے توجہ کی جائے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اس زریں نصیحت کو ہر وقت پیش نظر رکھا جائے کہ

گناہ کو بیزار ہو کر ترک کرو اور نیکی کو رغبت سے اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمادے۔

ایک ایمان افروز واقعہ

حضور کی خدمت میں دعائیہ خط لکھنے سے بینائی بحال ہو گئی۔

۱۹۸۴ء کی بات ہے کہ خاکسار کی آنکھوں میں شدید تکلیف ہوئی۔ اور نظر بالکل بند ہو گئی تھی۔ میں نے ایک احمدی دوست کو حضور پر نور کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھنے کو کہا۔ اس کے ساتھ صدقہ بھی دیا گیا۔ چند دن بعد خواب میں مجھے اپنی ہمشیرہ فاطمہ ملیں۔ اور میں انہیں کہتا ہوں فاطمہ میری آنکھیں تو ٹھیک ہو چکی ہیں۔ صبح بیدار ہوا تو نظر ٹھیک ہو چکی تھی۔

حاجی نصیر دین احمدی ۸۹/ج ب
سر شمیر روڈ ضلع فیصل آباد

بقیہ۔ لجنہ کے جلسے

چک ۱۸۴/۷-R

مورخہ ۲۴ فروری کو نماز جمعہ کے بعد جلسہ ہوا جس میں محترمہ ناصرہ صدیقہ صاحبہ محترمہ صادقہ مسعود صاحبہ اور محترمہ بشریٰ نذیر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ مکرم نذیر احمد صاحب خادم نے اپنے خطاب میں اس عظیم پیشگوئی کی تفصیلات اور اس کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ کے کارناموں پر مفصل روشنی ڈالی دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

چونڈہ ضلع سیالکوٹ

چونڈہ میں ۲۳ فروری کو عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں "حضرت فضل عمر نشان رحمت"، "حضرت فضل عمر کے عورتوں پر احسانات"، "۲۰ فروری کی پیشگوئی کی اہمیت"، جیسے عناوین پر خواتین نے تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم مربی صاحب نے بھی خطاب کیا۔

سالانہ مرکزی امتحان ناصرات الاحمدیہ

تمام مجالس کی سیکرٹریان ناصرات تینوں معیاروں کو مقررہ نصاب پڑھا کر اپنے حالات کے مطابق ان کا امتحان لیں پرچہ خود بنائیں اور نمبر بھی خود دیں۔ مرکز کو صرف نتیجہ اگست تک ارسال کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

احمدیت کی اگلی صدی میں واقفین زندگی کی اشد ضرورت ہے

ارشاد حضرت مرزا طاہر احمد صاحب
(امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ صد سالہ جشن تشکر نمبر کے بارے میں

ضروری اعلان

ادارہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کے موقع پر احمدیہ صد سالہ جشن تشکر نمبر شائع کر رہا ہے ۔ چونکہ یہ ایک ضخیم اور قیمتی نمبر ہے اس لئے جو خریداران یہ نمبر خود دفتر سے آکر لے جانا چاہیں وہ فوری طور پر دفتر کو اپنے مکمل پتہ اور خریداری نمبر جو ان کے پتہ کی چٹ پر لکھا ہوتا ہے سے پہلے مطلع کر دیں تاکہ ان کا خصوصی نمبر ڈاک میں نہ ڈالا جائے۔ اس پر فوری توجہ فرمائیں ۔ (مینجر)

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم جولائی ۱۹۸۹ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۲ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی معیاد ۳۰-۶-۸۹ کو ختم ہو رہی ہے ۔ آئندہ تین سالوں ۱-۷-۸۹ تا ۳۰-۶-۹۲ کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں ۔ جن کے لئے ۱۵-۵-۸۹ کی معیاد مقرر کی جاتی ہے ۔ اس معیاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیاء میں پہنچ جائیں ۔ تاکہ ضروری کاروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جا سکیں ۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو ۔

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے۔ جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین و انسپکٹران بیت المال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے ۔ (ناظر اعلیٰ)

ضروری اعلان

بعض احباب ربوہ اور ماحول ربوہ میں سکنی اور زرعی اراضی خرید کرتے ہیں ۔ احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پوری چھان بین اور تسلی کے بعد زمین خریدیں ۔ خصوصاً ربوہ کے ارد گرد بننے والی کالونیوں میں جب تک اطمینان نہ ہو کہ یہ قطعۂ زمین ہر قسم کے خدشات سے پاک ہے اور فوری رجسٹری اور قبضہ مل سکتا ہے ۔ اس وقت تک نہ خریدیں اور پھر خرید کردہ زمین پر فوری قبضہ حاصل کریں ۔

جن احباب نے اس سے پہلے ربوہ سے ملحق کالونیوں میں پلاٹس خریدے ہوئے ہیں وہ فوری طور پر اپنے پلاٹس پر قبضہ کریں کیوں بعض جگہ جھگڑے شروع ہو چکے ہیں ۔ ناظر امور عامہ

PILES COURSE

بواسیر کورس

ایک ماہ کی ادویات پر مشتمل کورس قیمت ۴۰/- علاوہ ڈاک خرچ
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں ۔

کیو ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
سیلز : ۷۷۱
کلینک : ۶۰۶

خبریں

• وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عام انتخابات میں عوام اپنا فیصلہ دے چکے ہیں ۔ انہوں نے جو حکومتیں منتخب کی ہیں انہیں کام کرنے کا موقع ملنا چاہیئے انہوں نے کہا کہ وہ صوبائی حکومتوں کو مستحکم دیکھنا چاہتے ہیں۔

• پنجاب کے وزیراعلیٰ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ ماضی کو بھول کر مرکز کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔

• وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم غاصبوں کا نہیں حریت پسندوں کا اسلامی معاشرہ چاہتے ہیں انہوں نے طلباء کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ جہاں بھی جائیں اپنے وطن کی مٹی کو نہ بھولیں، انہیں یہیں واپس آنا ہے۔

• وزیراعظم بینظیر بھٹو جب لاہور پہنچیں تو نواز شریف نے اپنے وزراء کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔

• دفاع اور خارجہ امور کے متعلق ایک امریکی جریدے نے انکشاف کیا ہے کہ صدر ضیاء کے طیارے کے عملہ کو ایک اعصاب شکن کیمیکل کے ذریعے مفلوج کر دیا گیا تھا۔ یہ دوا غالباً جہاز کو کنٹرول کرنے والے آلات اور ہیڈ فون میں رکھی گئی تھی۔

جریدہ کے خیال کے مطابق یہ کیمیکل اس جیسا ہے جیسے مغربی جرمنی کی فرم امہاؤسن نے غیر قانونی طور پر امریکہ میں فروخت کیا ہے۔

جریدے نے لکھا ہے کہ طیارہ روانہ ہونے کے بعد پائلٹ نے معمول کے مطابق رابطہ قائم رکھا لیکن اس دوا سے متاثر ہونے کے بعد وہ مفلوج ہو گیا اور اگرچہ وہ زندہ تھا لیکن کنٹرول ٹاور کے سوالوں کا جواب نہ دے سکا۔

• لاہور کی ایک معروف تجارتی شاہراہ میکلوڈ روڈ پر دن دہاڑے ڈکیتی اور قتل کی واردات میں ایک تاجر ہلاک ہو گیا۔ ڈاکوؤں نے ۴ لاکھ ۲۸ ہزار روپے لوٹ لیے۔

• افغان مجاہدین نے امریکہ کو سٹنگر میزائل واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

• انڈونیشیا اور سنگاپور کی حکومتوں نے سلمان رشدی کی شیطانی آیات کتاب پر پابندی لگادی ہے۔ مغربی جرمنی کے ناشروں کا ایک ادارہ سلمان رشدی کی شیطانی کتاب شائع کریگا۔

• ہملٹن میں نیوزی لینڈ نے پاکستان کے خلاف چوتھا اور آخری بین الاقوامی ایک روزہ کرکٹ میچ، ۷ وکٹوں سے جیت لیا۔ نیوزی لینڈ کو یہ میچ جیتنے کے لیے ۱۳۹ رنز کی ضرورت تھی جو اس نے ۴۰ اووروں میں بنالیے۔ نیوزی لینڈ نے یہ میچ جیت کر چار میچوں کی یہ سیریز تین ایک سے جیت لی۔

خوشخبری

اہالیان ربوہ کی سہولت کیلئے سامان عمدہ ورائٹی ۔ بیاہ شادی کی تقریبات کیلئے ہمارے ہاں سے ہر قسم کی کراکری

• شامیانے • کنٹینر • میز کرسی
• قنات • برتن • دیگ وغیرہ

دستیاب ہیں تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں

نیو نشیمن ٹینٹ سروس

بستر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

پروپرائیٹرز: طارق حیدر محمد لطیف قیصر

فون : ۳۹۵ پی پی

اعلان داخلہ

نصرت جہاں اکیڈمی کے زیر اہتمام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نئے تعلیمی سال سے جونیئر سیکشن میں دو نئی کلاسز کا اجراء ہو رہا ہے۔ جو امسال ابتدائی درجہ "PREP" اور جماعت اوّل (CLASS ONE) پر مشتمل ہوں گی۔

سینئر کلاسز میں داخلہ صرف کلاس ششم میں ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند طلبہ داخلہ فارم اور پراسپکٹس کے لئے اکیڈیمی کے دفتر سے رابطہ کریں۔ (چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ)

میرے برادر نسبتی مکرم محمود احمد صاحب جنجوعہ آف کھاریاں کی اہلیہ درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں ۔ جاوا ہسپتال جہلم میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی صحت یابی کیلئے دعا کریں ۔

ظفر اللہ کارکن نظارت امور عامہ ربوہ